1964_5_905_911

5 ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپوٹس 1964

بھوسوال بروگ میونسپلٹی

بنام

املگہ میٹڈ ایلکٹرسٹی کولمیٹڈ و دیگر

10 دسمبر 1963

بی۔پی۔سنہا، سی۔جے۔رگھوبردیال، این۔راجا گوپالا آیانگر اور جے۔آر۔مدھولکر جسٹسز

بمبئی الیکٹرسٹی سپلائی (لائسنس یافتہ ادارے کے اخراجات تھے) آرڈر، 944، شق 5 - دستاویز کی تشریح - اگر قانون کا سوال ہو۔

بلدیہ نے مدعا علیہ نمبر 1 کو ان کی طرف سے ادا کی گئی دو رقم کی واپسی کا دعوی کرنے کے لیے دو مقدمے دائر کیے۔بجلی کے چارجز کے طور پر احتجاج کے تحت۔مدعا علیہ نمبر 1 کا دفاع یہ تھا کہ اس کے اور میونسپلٹی کے درمیان تنازعہ کا فیصلہ حکومت بمبئی نے کیا تھا اور یہ کہ سرچارج آرڈر 1944 کی شق 5 کی دوسری شق کے تحت حکومت کا فیصلہ حتمی تھا اور اپیل کنندہ اور مدعا علیہ نمبر 1 دونوں پر پابند تھا۔حکومت کے فیصلے سے فریقین کو 22 مئی 1946 کے خط کے ذریعے آگاہ کیا گیا۔اپیل کنندہ ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ ڈسٹرکٹ کورٹ میں بھی دونوں مقدمات میں کامیاب ہوا۔دوسری اپیل میں ہائی کورٹ نے دونوں مقدمات کو خارج کر دیا۔اس لیے یہ اپیل۔

منعقد: (i) بلدیہ رقم واپسی کا دعوی کرنے کی حقدار نہیں تھی کیونکہ فریقین کے درمیان تنازعہ کا فیصلہ حکومت نے سرچارج آرڈر 1944 کی شق 5 کی دوسری شق کے تحت کیا تھا۔حکومت کا فیصلہ حتمی اور فریقین پر پابند تھا۔

(ii) حکومت کی طرف سے دونوں فریقوں کو 22 مئی 1946 کو بھیجا گیا مراسلہ سرچارج آرڈر 1944 کی شق 5 کی دوسری شق کے تحت ایک حتمی فیصلہ تھا۔یہ سوچنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ مراسلے میں حکومت کی رائے کے سوا کچھ نہیں ہے۔

(iii) سرچارج آرڈر کی شق 5 کی دوسری شق میں یہ ضروری نہیں ہے کہ تنازعہ کو دونوں فریقوں کے ذریعے بھیجا جائے۔اس طرح کے تنازعہ کا حوالہ فریقین میں سے کوئی ایک فریق دے سکتا ہے جیسا کہ شق کی زبان سے واضح ہے جس میں کہا گیا ہے کہ " کسی بھی دلچسپی رکھنے والے فریق کی طرف سے تنازعہ کی صورت

میں "صوبائی حکومت کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(iv) ٹرائل کورٹ اور ڈسٹرکٹ کورٹ نے 22 مئی 1946 کی دستاویز کو مکمل طور پر غلط سمجھا تھا جس کی نہ صرف ثبوت کے طور پر اہمیت ہے بلکہ یہ ایک ایسی دستاویز ہے جس پر مدعا علیہ نمبر 1 کا دعوی سرچارج پر مبنی ہے۔اس طرح اس طرح کے دستاویز کی غلط تشریح قانون کی غلطی ہوگی اور دوسری اپیل میں ہائی کورٹ اسے درست کرنے کی حقدار ہوگی۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1961 کی دیوانی اپیل نمبر 47 اور 48۔

1954 کی دوسری اپیل نمبر 1086 کے ساتھ 1954 کی اپیل نمبر 1085 میں بمبئی ہائی کورٹ کے 5 اگست 1957 کے فیصلے اور فرمان سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے جی۔ایس۔پاٹھک اور نونیت لال۔

آئی۔این۔شراف جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے

ایم۔ایس۔کے۔شاستری اور آر۔ایچ۔دھبر، مدعا علیہ نمبر 2 کے لیے

10 دسمبر 1963۔عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

مدھولکر جسٹس: یہ فیصلہ سی۔اے نمبر 48 آف 1961 پر بھی حکومت کرے گا۔دونوں اپیلیں بامبئی ہائی کورٹ کے فیصلے سے خصوصی اجازت کے ذریعے ہیں جو دوسری اپیل میں دو اپیلوں کو نمٹاتی ہیں جو اپیل کنندہ، بورگ میونسپلٹی آف بھوساوال کی طرف سے بھوساوال الیکٹرسٹی کمپنی لمیٹڈ، مدعا علیہ نمبر 1 کے خلاف قائم کیے گئے دو الگ الگ مقدمات سے پیدا ہوتی ہیں، جس میں ریاست بمبئی کو بعد میں مدعا علیہ کے طور پر شامل کیا گیا تھا۔

دونوں مقدمات میں سے ہر ایک میں اپیل کنندہ نے مدعا علیہ نمبر 1 کو بجلی کے چارجز کے طور پر احتجاج کے تحت ادا کی گئی دو رقوم کی واپسی کا دعوی کیا تھا جس کے لیے مدعا علیہ نمبر 1 نے حکومت بمبئی کے ذریعے بمبئی بجلی کی فراہمی (لائسنس یافتہ انڈر ٹیکنگز وار کوسٹ) آرڈر، 1944 (جسے یہاں سرچارج آرڈر کہا گیا ہے) کے تحت دیے گئے حکم کی بنیاد پر حقدار ہونے کا دعوی کیا تھا۔اپیل کنندہ ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ ڈسٹرکٹ کورٹ میں بھی دونوں مقدمات میں کامیاب ہوا۔دوسری اپیل میں، تاہم، ہائی کورٹ نے ٹرائل کورٹ کے ذریعے منظور کردہ فرمانوں کو کالعدم قرار دے دیا اور دونوں مقدمات کو خارج کر دیا۔ایسا کرتے ہوئے، ہائی کورٹ نے اضافی شواہد کے ذریعے کچھ دستاویزات کو ریکارڈ پر تسلیم کیا اور اپیل کنندہ کے لیے مسٹر جی ایس پاٹھک کی طرف سے ہمارے سامنے اٹھائے گئے صرف تنازعات یہ ہیں کہ ہائی کورٹ ریکارڈ پر

اضافی شواہد کو تسلیم کرنے کی دوسری اپیل میں نا اہل ہے کیونکہ آرڈر XLI، قاعدہ 27، کوڈ آف سول پروسیجر دوسری اپیل پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔ دوسری بات آرڈر XLI قاعدہ 27 کی دفعات کو کسی فریق کی طرف سے چھوڑے گئے شواہد میں موجود خامی کو پر کرنے کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ ہم اتفاق سے یہ ذکر کر سکتے ہیں کہ جب ہائی کورٹ نے 30 اپریل 1958 کے اپنے حکم کے ذریعے ریکارڈ پر اضافی ثبوت تسلیم کرنے کا فیصلہ کیا تو ہمارے سامنے اپیل کنندہ کی جانب سے کوئی اعتراض نہیں اٹھایا گیا۔

ہمیں لگتا ہے کہ اس معاملے میں یہ فیصلہ کرنا مکمل طور پر غیر ضروری ہے کہ آیا ہائی کورٹ کے پاس دوسری اپیل میں اضافی ثبوت کو تسلیم کرنے کا اختیار ہے اور یہ بھی کہ آیا اس کے پاس یہ اختیار ہونے کے باوجود اس معاملے کے حالات میں ثبوت کو تسلیم کرنا درست تھا۔ جواب دہندہ نمبر 1 کے ساتھ برقی چارجز کی ادائیگی سے متعلق معاہدوں کی ایک خاص تشریح پر مبنی, اپیل کنندہ نے اس بنیاد پر رقم کی واپسی کا دعوی کیا کہ وہ اس کے ذریعے استعمال ہونے والی برقی توانائی کے سلسلے میں سرچارج آرڈر، 1944 کے تحت قابل ادائیگی سرچارج ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔ مدعا علیہ نمبر ا کا خاطر خواہ دفاع یہ تھا کہ اس کے اور میونسپلٹی کے درمیان تنازعہ کا فیصلہ حکومت بمبئی نے کیا تھا اور یہ کہ سرچارج آرڈر، 1944 کی شق 5 کی دوسری شق کے تحت حکومت کا فیصلہ حتمی تھا اور اپیل کنندہ اور مدعا علیہ نمبر 1 دونوں پر پابند تھا۔ متعلقہ دفعات اس طرح پڑھتی ہیں:

شق 5: "اس حکم کے مطابق صوبائی حکومت کی طرف سے وقتاً فوقتاً طے کیے جانے والے جنگی اخراجات کے سرچارج کی شرح پر، متعلقہ لائسنس یا منظوری ہولڈر کے لیے یہ جائز نہیں ہوگا کہ وہ اس وقت مقرر کردہ شرح پر اضافی چارج کے علاوہ توانائی کی فراہمی کرے:

دوسری شرط: "بشرطیکہ یکم مئی 1942 کے بعد ہونے والے کسی معاہدے کے تحت توانائی کی فراہمی کے چارجز پر کوئی جنگی لاگت سرچارج لاگو نہیں ہوگا، جب تک کہ اس طرح کے معاہدے میں توانائی کے لیے وہی چارجز فراہم نہ ہوں جو متعلقہ لائسنس یا منظوری رکھنے والے کے ذریعے اسی طرح کی فراہمی کے لیے اسی طرح کے پچھلے معاہدوں میں شامل ہیں (جس کے بارے میں دلچسپی رکھنے والے کسی فریق کی طرف سے تنازعہ کی صورت میں، صوبائی حکومت کا فیصلہ حتمی ہوگا) یا جب تک کہ اس طرح کی درخواست کو صوبائی حکومت کی طرف سے واضح طور پر حکم نہ دیا جائے۔

مسٹر پاٹھک کی طرف سے ہمارے سامنے یہ متنازعہ نہیں ہے کہ تنازعہ پر حکومت کا فیصلہ حتمی اور فریقین پر پابند ہے۔ لیکن، ان کے مطابق، ٹرائل کورٹ میں پیش کردہ شواہد سے یہ ثابت نہیں ہوا کہ فریقین کے درمیان تنازعہ بالکل بھی حکومت کو بھیجا گیا تھا اور یہ کہ حکومت کی طرف سے فریقین کو بھیجا گیا ایک خاص

خط، Ex.68 مورخہ 22 مئی 1946 نے مدعا علیہ نمبر 1 پر بھروسہ کیا۔حکومت کی رائے کے سوا کچھ نہیں ہے۔مسٹر پاٹھک نے مزید زور دے کر کہا کہ ہماری طرف سے جس شق کا حوالہ دیا گیا ہے اس کا مقصد حکومت کو ثالث کے طور پر تشکیل دینا ہے اور اس لیے ثالثی ایکٹ 1940 کی دفعات کے تحت تنازعہ کے لیے دونوں فریقوں کی طرف سے ثالث کا حوالہ ہونا چاہیے۔تاہم، یہ مؤخر الذکر نقطہ نیچے کی عدالتوں میں نہیں لیا گیا تھا اور نہ ہی یہ کیس کے بیان میں پایا جاتا ہے۔اس لیے ہم نے مسٹر پاٹھک کو اجازت نہیں دی کہ وہ ہمارے سامنے اس پر بھروسہ کریں۔

پہلے مدعا علیہ کی طرف سے 22 مئی 1946 کے مراسلے پر انحصار اس طرح ہوتا ہے:

''نمبر۔(1)6404/36-E1۔

پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ، بمبئی کیسٹل، 22 مئی 1946۔

سے

حکومت بمبئی پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ (آبپاشی) کے سکریٹری۔

کو۔

صدر، دی بورگ میونسپلٹی، بھوساوال۔

موضوع: جنگی اخراجات سرچارج۔

پیارے صاحب،

سرکاری خط نمبر 6404/36 کے ساتھ ختم ہونے والے خط و کتابت کے حوالے سے۔، مورخہ 10 مئی 1946 کو مذکورہ موضوع پر، میں آپ کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے بمبئی الیکٹرسٹی سپلائی (لائسنس یافتہ انڈرٹیکنگز وارکوسٹس) آرڈر، 1944 کی شق 5 کے دوسرے التزام کے تحت آپ کے معاملے پر مکمل غور کیا ہے، اور فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو بھوساوال الیکٹرسٹی کمپنی لمیٹڈ کو سرچارج ادا کرنا چاہیے۔، 15 اگست 1944 کے سرکاری آرڈر نمبر 6331/36(iv) میں طے شدہ 15 فیصد کی شرح پر، جب تک کہ کمپنی اسٹریٹ لائٹنگ کے لیے توانائی کی فراہمی کی شرح 4 انا فی یونٹ سے زیادہ نہ کرے۔

آپ کے وفادار،

ایس ڈی / ڈی این دارووالا۔

بمبئی حکومت کے سیکرٹری کے لیے۔

معلومات کے لیے کاپی آگے بھیج دی گئی: پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ، حکومت کو الیکٹریکل انجینئر اپنے

نمبر LRM.57/5260 کے حوالے سے بہ تاریخ 8 مارچ 1946۔اکاؤنٹنٹ جنرل، بمبئی نمبر O.A.2888 کے حوالے سے بہ تاریخ 2 فروری 1946۔میسرس دی بھوساوال الیکٹرسٹی کمپنی لمیٹڈ بمبئی سرکاری خط نمبر 6404/36-EI (تاریخ 17 مئی 1946) کے ساتھ ختم ہونے والے خط و کتابت کے حوالے سے۔25 مئی 1946 کو بھیجی گئی معلومات کے لیے CC سے EE بھوساوال کو"۔

اس مراسلے سے یہ واضح ہے کہ دونوں فریق، یعنی اپیل کنندہ کے ساتھ ساتھ جواب دہندہ نمبر 1 نے حکومت کے سامنے اپنے اپنے مقدمات بیان کیے تھے۔ان کے لیے ایسا کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا جب تک کہ وہ دونوں 1944 کے حکم کی شق 5 کی دوسری شق کے تحت کام کرنے کا ارادہ نہ کریں۔دونوں فریقوں کے معاملات پر غور کرنے کے بعد حکومت نے مذکورہ مراسلے میں کہا ہے کہ اس نے فیصلہ کیا ہے کہ بلدیہ الیکٹرسٹی کمپنی کو کسی خاص سرکاری حکم میں مقرر کردہ 15 فیصد کی شرح سے سرچارج ادا کرے جب تک کہ کمپنی اسٹریٹ لائٹنگ کے لیے توانائی کی فراہمی کے لیے اپنی شرح فی یونٹ چار انا سے زیادہ نہ بڑھا دے۔یہ سوچنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کے سامنے جو فیصلہ ہے وہ رائے کے سوا کچھ نہیں ہے کیونکہ اگر خط و کتابت میں کچھ ایسا تھا جس کا حوالہ اس خط میں اور ساتھ ہی نیچے کی توثیق میں دیا گیا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ نے حکومت کو کسی تنازعہ کا حوالہ دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا، تو یہ اپیل کنندہ پر تھا کہ وہ خط و کتابت پیش کرے۔ایسا کرنے میں اس کی غلطی کو اس کے خلاف سمجھا جانا چاہیے۔تب مسٹر پاٹھک نے کہا کہ سرچارج آرڈر کے تحت ہی تنازعہ کو دونوں فریقوں کے ذریعے بھیجا جانا چاہیے نہ کہ صرف ان میں سے کسی ایک کے ذریعے۔تاہم، یہ دلیل اس شق کی واضح زبان کے پیش نظر ناقابل قبول ہے جس میں کہا گیا ہے: "دلچسپی رکھنے والے کسی فریق کی طرف سے تنازعہ کی صورت میں صوبائی حکومت کا فیصلہ حتمی ہوگا۔اس لیے اس تنازع میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ہماری رائے میں ٹرائل کورٹ اور ڈسٹرکٹ کورٹ نے اس دستاویز کو مکمل طور پر غلط سمجھا تھا جس کی محض ثبوت کی قدر نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسی دستاویز ہے جس پر مدعا علیہ کا دعوی نمبر 1 سرچارج پر مبنی ہے۔اس طرح اس طرح کے دستاویز کی غلط تعبیر قانون کی غلطی ہوگی اور دوسری اپیل میں ہائی کورٹ اسے درست کرنے کی حقدار ہوگی۔درحقیقت یہی کیا گیا ہے۔

اپیلوں میں کوئی بنیاد نہیں ہے جو اخراجات کے ساتھ مسترد کی جاتی ہیں۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document